از عدالتِ عظمیٰ

درگا پرساد

بنام

نوین چندر او دیگراں

تاریخ فیصلہ: 11 مارچ، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950: آرٹیکل 226۔

رٹ دائرہ اختیار- مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 میں مقرر کردہ طریقہ کار کو نظر انداز کرنے کے لیے اس کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعات 96، 104 اور 115 - آرڈر 43 قاعدہ 1 - آرڈر 9 قاعدہ 13۔

دعویٰ-ڈگری-ڈگری کو کالعدم کرنے کے لیے آرڈر 9 قاعدہ 13 کے تحت درخواست-درخواست کی قابل سماعت رکھنے پر اعتراض-اعتراض کو خارج کرنے کا آرڈر-رڈر کے خلاف رٹ- قابل سماعت رکھنے کی اہلیت - قرار پایا کہ زیر اعتراض آرڈر یا تو دفعہ 96 کے تحت یا دفعہ 104 کے ساتھ پڑھے جانے والے آرڈر 43 کے قاعدہ 1 کے تحت اپیل کے قابل نہیں تھا-لیکن دفعہ 115 کے تحت نظر ثانی قابل سماعت تھی- نظر ثانی دائر کرنے کے بجائے رٹ دائرہ اختیار کو استعمال کرنا نامناسب قرار دیا گیا-رٹ پٹیشن کو خارج کرنے کے حکم کے خلاف کوئی مداخلت طلب نہیں کی گئی- اپیل کنندہ قانون کے تحت کھلی دادرسائی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4497، سال 1996۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

21.12.1995 کو الہ آباد عدالتِ عالیہ کے فیصلے اور حکم سے متعلق، دیوانی متفرقہ رٹ پٹیشن نمبر 37212، سال 1995

اپیل کنندہ کے لیے ایم پی شراوالا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

مدعاعلیہ نے مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ دائر کیا ہے اور 12.3.1991 پر اپیل کنندہ کے ثبوت کو بند کرنے کے بعد، مدعاعلیہ کے ثبوت کو 20.3.1991 پر ریکارڈ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ وقتاً فوقتاً 11.1.1994 تک ملتوی کیا گیا تھا۔ اس تاریخ کو، ایسا لگتا ہے کہ مدعاعلیہ نے مقدمہ لڑنے سے انکار کر دیا ہے اور التوا کی درخواست کی ہے۔ التوا کی درخواست خارج کر دی گئی اور دلائل سننے کے بعد فیصلہ مختص کر لیا گیا اور 14.1.1994 پر سنایا گیا۔ مدعاعلیہ نمبر 2 نے 27.1.94 پر درخواست دی کہ وہ مجموعہ ضابطہ دیوانی 9 قاعدہ 13 کے تحت ڈگری کو کالعدم قرار دیا گیا۔ اسی طرح کی درخواست دیگر جواب دہندگان نے بھی دائر کی تھی۔ جب کہ یہ درخواست زیر التواء تھی، اپیل کنندہ نے درخواست کی برقرار رکھنے اور اسے ابتدائی نقطہ کے طور پر سننے پر اعتراض کرتے ہوئے ایک درخواست پیش کی۔ اس درخواست کو ٹرائل کورٹ نے 7.10.95 پر خارج کر دیا۔ مذکورہ حکم کے خلاف، اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن دائر کی اور اسے عدالت عالیہ کی طرف سے 21.12.95 کے متنازعہ حکم سے خارج کر دیا گیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

آخری موقع پر جب معاملہ داخلے کے لیے آیا تھا، ہم نے فاضل وکیل سے پوچھا تھا کہ حالات میں رٹ پٹیشن کس طرح قابل عمل ہے۔ فاضل وکیل نے درخواست کی اور معاملہ ملتوی کر دیا گیا۔ اس طرح یہ آج سامنے آیا ہے۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے دعوی کیا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت اپیل کنندہ کے لیے تین دادرسائیاں دستیاب ہیں، یعنی دفعہ 96 کے تحت اپیل کا حق یا دفعہ 104 کے ساتھ پڑھے جانے والے آرڈر 43 کے تحت اپیل یا دفعہ 115 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت نظر ثانی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ معاملہ تینوں طریقوں میں سے کسی کے چاروں کونوں میں نہیں آتا ہے، اپیل کنندہ کے پاس آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ سے رجوع کرنے کے علاوہ کوئی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دوسری داد رسائی نہیں بچی ہے۔ یہ سچ ہے کہ اعتراض شدہ حکم یا تو دفعہ 96 کے تحت یا دفعہ 104 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ساتھ پڑھے جانے والے حکم 43 قاعدہ 1 کے تحت اپیل کے قابل نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی نظر ثانی قابل عمل ہو گی اور آیا حکم پر نظر ثانی کی جا سکتی ہے یا نہیں، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر عدالت عالیہ کو قابلیت پر غور کرنا چاہیے۔ لیکن اس داد رسائی سے فائدہ اٹھانے کے بجائے، اپیل کنندہ نے آرٹیکل 226 کے تحت دائرہ اختیار کی درخواست کی ہے جس کی ضمانت نہیں ہے اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کو آرٹیکل 226 کے تحت قابل عمل نہیں ہونے والی داد رسائی سے فائدہ اٹھا کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ان حالات میں، ہم آرڈر میں مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہیں، اپیل کنندہ اس طرح کی داد رسائی سے فائدہ اٹھانے کے لیے کھلا ہے جو قانون کے تحت دستیاب ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document